عرب جمہوریہ مصر　　　　21 رجب المرجب 5 ۱۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　2 فروری ۲۰۲4ء

سفر اسرا و معراج

بلا شبہ اِسرا و معراج تاریخِ انسانیت کا ایک منفرد سفر اور ایک ایسا معجزہ ہے جو امت کے شعور و وجدان میں آج تک نقش ہے۔ اس کا ظہور نبی کریم ﷺ کے اعجاز کی خاطر ہوا تھا اور اس لیے بھی ہوا تھا کہ یہ ان تمام زخموں کا مرہم بن جائے جو زخم آپ کو کفار کی طرف سے برابر پہنچ رہے تھے، اور اس کی داستان کچھ یوں ہے کہ دعوت و تبلیغ کی راہ میں مشرکینِ مکہ کی جانب سے آپ پر تکلیفوں کے پہاڑ توڑے گئے تو آقا کریم ﷺ نے تبلیغِ اسلام کے لیے طائف کا رخ کیا کہ شاید وہ لوگ اس راہ میں آپ کی کچھ نصرت و اعانت کریں، لیکن ان سے مدد تو کیا ہو سکتی تھی، الٹا وہ نبیِ معصوم کو تکلیف دینے میں مشرکینِ مکہ سے دو ہاتھ آگے بڑھ گئے اور ان شقی قلبوں نے اپنے شریر بچوں اور غلاموں کو آپ کے پیچھے لگا دیا، انہوں نے آپ پر اس قدر سنگ ریزی کی کہ آپ کے قدم مبارک سے خون جاری ہو گیا۔

اس وقت رسول کائنات ﷺ نے اپنے رب کی طرف لو لگائی اور اپنے سارے دکھڑے اسے سنا دیے، تاریخ نے ان نورانی کلمات کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا ہے: "اے اللہ! میں اپنی طاقت کی کمزوری، اپنی استطاعت کی کم مائگی اور اپنی طرف لوگوں کی کم توجہی کی شکایت تجھ سے ہی کرتا ہوں، اے ارحم الراحمین! تو کمزوروں کا اور میرا رب ہے، تو نے مجھے کس کے لیے چھوڑ دیا ہے؟ ایسوں کے لیے جو مجھ سے دور ہیں اور مجھ سے نفرت کرتے ہیں؟ یا تو نے مجھے کسی دشمن کے حوالے کر دیا ہے؟ اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے، لیکن تیری عافیت و مہربانی میرے لیے سب سے بڑھ کر ہے، میں اس بات سے تیری ذات کے اس نور

کی پناہ چاہتا ہوں جس سے تاریکیاں روشنی میں بدل گئیں اور دنیا و آخرت سنور گئے کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا میں تیری ناراضگی کا شکار ہوں! میں تیری ہی رضا چاہتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے، اور تیرے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں ہے"۔

اس پر مستزاد یہ کہ اس سخت وقت میں آقا کریم ﷺ کو ان لوگوں کی جدائیگی کا رنج بھی سہنا پڑتا ہے جو اس کلفت و مشقت کے دور میں آپ کے لے تنہا ڈھارس تھے، چنانچہ آپ کی بیوی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پا جاتی ہیں جو کہ اس مشکل وقت میں آپ کے لیے سند اور معاون کا درجہ رکھتی تھیں، اور آپ کے مشفق چچا ابو طالب بھی آپ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چل بستے ہیں جو کہ قوم میں اپنی بلند حیثیت و عالی مقام کے سبب آپ پر آنے والی ہر آفت کو روک لیا کرتے تھے۔ اور یہ سب محض ایک سال میں ظہور پذیر ہوتا ہے، حتی کہ اس سال کا نام ہی "عام الحزن" یعنی "غم کا سال" پڑ جاتا ہے۔

اور یہاں پر اسراو معراج کے عظیم دروس میں سے ایک درس یہ ملتا ہے کہ دشواری کے بعد آسانی ہے، تنگی کے بعد کشادگی ہے، آزمائشیں ہمیشہ انعامِ ربانی کی تمہید ہوتی ہیں اور صبر کے بعد ہی نصر آتی ہے۔ چنانچہ ان تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کے بیچ سفر معراج ظہور میں آتا ہے تاکہ اس بات کا اعلان ہو جائے کہ رحمتِ خداوندی اپنے نبیِ کونین کے ساتھ ہے۔ زمین کے کچھ شقی قلب لوگوں نے اگرچہ ان کے ساتھ جفا کی ہو، لیکن ان کے ساتھ تو ان کا رب محبت کرتا ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ چنانچہ محبت و عنایت کی اسی داستاں کو رقم کرنے کے لیے سفر معراج معجزہ بن کر ظاہر ہوا، جو کہ سارے زخموں کا مرہم بن گیا، باعثِ شفائے صدر ہو گیا، رسول اکرم ﷺ کی تسلی کا ساماں ٹھہرا، ان کی اور ان کی امت کی تعظیم و تکریم کا ذریعہ کہلایا۔

اسرا اور معراج کے سفر میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اپنے رب کے ساتھ ملاقات ہوتی ہے، تاکہ وہ پوری مخلوق میں صرف آپ کو اس شرفِ دیدار کے لیے چن لے، اور مصائب وآلام کو برداشت کرنے پر آپ کو انعام عطا کرے، اور عالمِ غیب پر انہیں مطلع فرمائے۔ یہ بہت بڑی نعمت اور عطا ہے اور اس میں ہر اس شخص کے لیے بہت بڑا درس بھی ہے جو آزمائشوں میں پڑتا ہے کہ اگر وہ ان آزمائشوں پر صبر کرے گا تو اللہ تعالی اسے اپنی عطا ونوازش سے سرفراز کرے گا۔

برادرانِ اسلام

قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ امید وامل سے پر ہیں، کیوں کہ دشواری کے بعد آسانی آتی ہے اور سختیوں کے بعد نرمیاں ملتی ہیں، جیسا کہ بڑے بوڑھے کہتے ہیں: جب تکلیف حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو پھر اس کے بعد آسانی آجاتی ہے! دشواریاں کی کتنی بھی کیوں نہ بڑھ جائیں لیکن کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آپ مریض ہیں تو حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام پر اللہ کے فضل کو یاد کیجیے کہ کس طرح اللہ نے ان کو شفا عطا فرمائی اور ان کو ساری مرادیں عطا کردیں بلکہ اس سے زیادہ عطا کردیا۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (83) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ"" اور ایوب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (83) تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کردیا اور اس کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو"[انبیا:۸۳،84]

اگر آپ تنگی میں ہیں تو حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی سختی وتنگی کو یاد کیجیے پھر اس بات کو بھی یاد کیجیے کہ کیسے اس نے ان کی تنگی کو کس لطف سے دور کیا کہ جب اس نے انہیں تین تین تاریکیوں: سمندر کی تاریکی، رات کی

تاریکی، اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی سے نجات عطا فرمائی تو سارے غم کافور ہو گئے اور تمام تنگیاں خوش حالی میں بدل گئیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَلَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (87) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ"" اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب غصہ میں چلا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ کو پاکی ہے، بے شک مجھ سے ظلم ہو گیا (٨٧) تو ہم نے اس کی پکار سُن لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو" [انبیا:٨٨،٨٧]

اور اگر آپ فقیر ہوں یا پھر آپ کو کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو آپ کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ کہ کوئی بھی جان اس دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گی جب تک وہ اپنا وقت اور اپنا رزق اس دنیا میں پورا نہ کر لے۔ اور جیے تو اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے جیے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ"" اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور وہ جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہو گا، سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے" [ہود:٦]

اے اللہ ہم پر اپنا سکون اور اپنی رضا نازل فرما!

اور ہمارے ملک مصر اور عالم اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما! آمین